بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ قَالَ فِی الْقُرْاٰنِ وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا

وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ

حمد اسکو جو ہے پاک و ستطاب — اُسنے فرمایا ہی یہ اندر کتاب

تم میں ناتے اور گوتے کر دیے — معرفت کے واسطے تا فخر کے

جس میں ہو ایمان اور تقویٰ عیان — ہے شرافت اور بزرگی کا نشان

جو ہے ختم انبیا اور مرسلین — اُسپر اُسکے آل و اصحاب اجمعین

ہو جو صلوات اُسپر اور سلام — جب تلک قائم رہے دنیا کا کام

اُس نبی کا حال کی جو کوئی نے — وہ کریگا آفرین دل میں کئے

کر تجارت اور بکری کو چرا — اِنْ اَجْرِیَ اِلّا لے آخر پڑھا

پھر جہاد اُسنے کیا بہر خدا
وادا اُسنے ما علینا کا دیا
کر چکا تبلیغ جب وہ پیشوا
اہل باغت کہہ کے تب رخصت ہو
ہو کے حضرت سے کنارہ کھینچتے
دین فروشی مین شرافت جانتے
اے کرم انگیز کرم کر اور رحم
دے انھین توفیق حرفت ذوالکرم

امّا بعد عاصی ظہور الحق عظیم آبادی عفا اللہ عنہ نے جو حرفت کی مسئلون کو
اپنے والد ماجد اور اکثر علماے سفر دیدہ اور عرب و عجم گردیدہ اور مکے اور مدینے کے
علماے کبار کی صحبت دیدہ سے تحقیق کیا اور اُسکے جواب مین جو کچھ ارشاد ہوا
عوام اور خواص کے نفع کے لیے بجنسہ اس تقریر کو ہندی زبان مین لکھدیا یا الٰہی
قبول کر آمین ثم آمین سوال عوام لوگ جو کھیتی کرنے والے اور کپڑے
بننے والے اور رنگنے والے اور حرفت کرنے والے پر طعن کرتے ہین کچھ قرآن
اور حدیث اصول و فقہ سے بھی اُسکی برائی ثابت ہے یا نہین یعنے صاف کہدو
اور اجر خدا سے لو جواب قرآن اور حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان
حرفتون کو نبیون نے کیا ہے جو اُسکو یا اُسکے کرنے والے کو بُرا سمجھتا ہے وہ
مردود ہی انشاء اللہ تعالے جو لوگ اہل سنت و جماعت ہین کبھی بُرا نہ سمجھین گے
کیونکہ ظاہر او ہی لوگ سچے مسلمان ہین گو ہونا مسلمان بہت مشکل ہے خدا جسپر
فضل کرتا ہے اُسی کو یہ امر عطا کرتا ہے چنانچہ شیخ علاؤ الدولہ سمنانی
رحمہ اللہ نے ایک رباعی لکھی ہے

رباعی

اے دل تو دمی مطیع سبحان نشدی
کاریکہ ترا گفتند بسامان نشدی
درویش شدی شیخ شدی دانشمند
این جملہ شدی ولے مسلمان نشدی

ا ہندی اُسکی یہ ہے رباعی	دم بھر نہ ہا تابع اے دل تو خدا کا
ا جس کام مین سامان تیرا ہو نہ بنا	درویش ہوا امیر ہوا عاقلمند
ا منصب ہوا لیکن تو مسلمان نہ ہوا	تب فقیر نے عرض کیا کہ جو لوگ اہل سنت

کہلاتے ہین وہ بھی حرفت کرنے والون کو نظر حقارت سے تاکتے ہین تب ان بزرگ نے فرمایا کہ اگر ایسی بات ہے تو انکا سُنی کہلانا فقط نام ہی نام ہے اور بدعتیونکا سا کام ہے کیونکہ ذات و صفات پر فخر کرنا سخت گناہ ہے بلکہ حدیث مین وارد ہی کہ وہ کندۂ جہنم کا ہے باوجود اُسکے پھر جو کوئی بولے کہ ہم سید ہین یا شیخ یا مغل ہین یا پٹھان اور دوسرے مسلمان حرفت والون کو حقارت کی آنکھ سے تکتا ہی وہ شیطان جہنمی ہے صریح مخالفت قرآن کی کرتا ہے کیونکہ قرآن ناطق ہے کہ شرافت منحصر ہے ایمان اور تقوی مین کسی قوم کی تخصیص نہین جیسا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنے اشرف الاشراف اللہ کے نزدیک وہ شخص ہے جو خدا سے زیادہ ڈرتا ہے اور دوسری جگہہ فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ ھَادُوْا وَالنَّصٰرٰی وَالصّٰبِئِیْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ بیشک مسلمان اور یہودی اور فرنگی اور صابئی جو ایمان لاویگا اللہ پر اور پچھلے دن پر اور کام کیا بھلا اُسکو کچھ ڈر نہین اور ایک مقام مین اللہ تعالے فرماتا ہی فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَیْنَھُمْ یَوْمَئِذٍ وَّلَا یَتَسَآءَلُوْنَ ۝ موافق اس آیت کے مخدوم شرف الدین بہاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایک [illegible]

قبر کا گور ڈراونی اور یہ اندھیری رات	وہان نہ کوئی پوچھے کہ کون تمہاری ذات

غضب تو یہ کیا لوگون نے کہ جس حرفت کا حلال اور مباح ہونا قرآن اور حدیث
سے ثابت ہی اور نبیون نے اُس پیشہ کو کیا ہی اُسکو بھی حرام سمجھتے ہین اور حلال کو
حرام سمجھنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے اُسکی بھی کچھ پروا نہین رکھتے دیکھو کھیتی کرنے
والے یعنے کسانون کو لوگ بہت ذلیل سمجھتے ہین اور کھیتی کرنا آدم علیہ السلام کا
حدیث سے ثابت ہے حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کان آدم
حراثاً یعنے آدم علیہ السلام کھیتی کرتے تھے اور کپڑے بننے والون کو بھی بہت حقیر سمجھتے
ہین اور یہ ہنر طیب پیشون مین سے ہے کیونکہ ثبوت اُسکی قرآن اور حدیث اور
اصول اور فقہ چارون ادلّہ سے ثابت ہی چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے یٰبنی آدم
قد انزلنا علیکم لباساً یواری سوآتکم وریشاً ولباس
التقوی ذٰلک خیر ذٰلک من آیات اللہ یعنے اے اولاد آدم کی ہمنے
اوتاری تمپر پوشاک کہ ڈھانکے تمہارے عیب اور رونق اور لباس تقوی کا یہ
بہتر ہے یہ ہین آیتون سے اللہ کی یعنے دشمن نے جنت کے کپڑے تمسے اوتروائے تھے
تو دنیا مین تدبیر لباس کی سکھا دی یعنے کپڑا بننا آدم کو سکھا دیا اور یہ بڑے
انبیاؤن مین سے اللہ کے ہین اور حدیث بھی آئی ہے اس حدیث کو مولانا عبد العزیز
رحمہ اللہ نے تفسیر فتح العزیز مین لکھا ہے اوّل من حاک آدم علیہ السلام جو اس پیشہ
کرنے والے کو بے غیرت سمجھتا اور طعن کرتا ہی حقیقت مین وہ نبی پر طعن کرتا ہی اور نبی پر
طعن کرنا کفر ہی چنانچہ اصول حنفیہ مین جس کا نام عقائد نسفیہ ہی اور فقہ حنفیہ مین جس کا نام
مالا بد منہ ہے لکھا ہے کہ اگر کوئی کہے آدم علیہ السلام کپڑا بنتے تھے اسکے جواب مین دوسرا شخص

حقارت کی راہ سے بولے کہ بس تو ہم لوگ جولاہے بنکے ہوئے یکفر یعنی کافر ہو گا غور
تو کر دیکھا یو جس پیشے کی خوبی قرآن اور حدیث اصول و فقہ چاروں سے ثابت ہو
مسلمان کس طرح طعن کریگا مگر بات یون ہے کہ لوگ ناواقف کاری کے سبب اکثر کسب اور
حرفت کو کہ جسکو نبیون نے کیا ہے ذلیل اور حقیر سمجھتے ہین اسکا حال مختصر سا یہان پر
بیان کیا جاتا ہی کہ لوگ واقف ہو جاوین اور عیب نکرین کوئی حرفت کرکے کھاوین اور
خود سیکھین اور سکھلاوین اور جسکو طول و بسط کے ساتھ دیکھنا منظور ہو فتح العزیز مین دیکھے
اول تو آدم علیہ السلام اور شیث علیہ السلام دونون کپڑا بنتے تھے اور حضرت نوح
علیہ السلام تجار اور بڑھئی کا کام کرتے تھے اور حضرت ادریس علیہ السلام خیاطی کرتے
تھے اور حضرت صالح اور حضرت ہود علیہما السلام دونون تجارت کرتے تھے اور حضرت
ابراہیم علیہ السلام کھیتی کرتے تھے اور حضرت شعیب علیہ السلام مواشی والے تھے دودھ
اور نسل اور صوف اور پشم مواشی کی بیچ کر اپنی معاش کرتے تھے اور حضرت لوط علیہ السلام
بھی کھیتی کرتے تھے اور حضرت موسی علیہ السلام بکریان چراتے تھے اور حضرت داود
علیہ السلام زرہ ساز تھے اور حضرت سلیمان علیہ السلام خواص تھے یعنے کھجور کے درختون کے پتون
سے پنکھے اور چٹائی بنکر بیچتے تھے حال یہ کہ خدا نے انکو ملک تمام زمین کا دیا تھا باوجود
اسکے اپنے ہاتھ کے کسب کا پیسہ کھاتے تھے اور حضرت عیسے علیہ السلام صباغی کرتے تھے اور
کوئی کہتا ہے کہ سیاحی کرتے تھے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکریان
چراتے تھے اور تجارت کرتے تھے آخر عمر مین خدا نے آپکا رزق جہاد کی حرفت سے
مقرر کیا اور حضرت ابوبکر صدیق بزازی کرتے تھے اور حضرت عمر فاروق
خشت پزی کرتے تھے حاصل کلام یہ ہے کہ اگر کوئی نبیون کے کسب

ونہ ہر جو طعن کریگا یا حرام اور بُرا اُسے سمجھے گا بیشک کافر ہوگا کیونکہ حلال کو حرام سمجھنا کفر
ہے فقط اور جناب رسالت مآب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو سید بولتے ہین اس معنی
کرکے ہے سب مسلمانون کے سردار تھے نہ اس معنی کرکے انکی ذات سید تھی اور جہان کا کارخانہ
انکے تصرف مین تھا والفیا سیدھا لدی الباب اور پایا ان دونون زلیخا کے سید کو دروازے
پاس اور دوسری جگہ فرمایا سادتنا وکبراءنا فاضلونا یعنے سیدون نے ہمارے اور
بڑون نے ہمارے گمراہ کیا ہمکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی سید بولنے کو منع
فرمایا ہے اخرج ابوداود عن مطرف ابن عبداللہ ابن الشخیر قال انطلقت فی وفد بنی عامر الی
رسول اللہ فقلنا انت سیدنا فقال السید اللہ یعنے آیا مین بنی عامر کے ایلچیون کے ساتھ
پیغمبر خدا کے پاس پھر کہا ہمنے آپ سید ہین ہمارے سو فرمایا سید تو اللہ ہی ہے مسلمانون
کو چاہیئے کہ شادی بیاہ مین کفو ایماندار کا لحاظ کرین وگرنہ ایماندار خالص ملے اسکا
انکا کفو سمجھین اگرچہ چمار ہی کیون نہ ہو صاحب مشکوٰۃ پوستین سیتے تھے کچھ مضائقہ نہین اور
اگر کفر اور شرک کی بو معلوم کرین تو اس سے دور بھاگین گو ظاہر مین مال و اولاد اور پیرزادہ ہی
ہو جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے ولا تنکحوا المشرکات حتی یؤمن ولامة مؤمنة
خیر من مشرکة ولو اعجبتکم ولا تنکحوا المشرکین حتی یؤمنوا ولعبد مؤمن خیر
من مشرک ولو اعجبکم یعنے نکاح مت کرو مشرک عورتون سے اگرچہ تمکو خوش آوین اور جس سے
اور مت نکاح کرو مشرک مردون کو جب تک ایمان نہ لاوین اور البتہ غلام مسلمان
بہتر ہے مشرک سے اگرچہ پسند آوے صاف معلوم ہوا کہ اللہ کے نزدیک کفاءت
مین فقط ایمان کا اعتبار ہے اور نہ مسلمات سے ہے کہ حر اور عبد غیر کفو ہین ہان اگر کسی کی
بیٹی کسی مشرک بیدین بدعتی ڈاڑھی منڈے سے بیاہی گئی ہو تو ولی کو اختیار ہے

کر چھوڑ دے دیکھو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی زینب کو عمر بن العاص سے چھڑا لیا
جب ایمان لایا تب دیا جو لوگ کفو کے مقدمہ میں یہ حدیث پڑھتے ہیں یعنی العرب بعضہا
اکفاء بعض والموالی بعضہا اکفاء بعض الا حائک او حجام یہ حدیث اول تو مخالف ہے قرآن
کے دوسرے یہ کہ راوی کا نام گم تیسرے حدیث منکر ہے چوتھے یہ سند اسکی شاید کہ منقطع ہے پانچویں
یہ کہ معارض اسکی دوسری حدیث کہ جسکی سند قوی ہے یعنی انکحوا ابا ہند و کان حجاما رواہ
ابو داود پس معلوم ہوا کہ شارع کی عبارت میں فقط ملاحظہ کفو ایمان و اسلام کا ہے اور
جو لوگ کہ باپ دادوں کی اچھی پر فخر کرتے ہیں اور اپنی شرافت لوگوں پر جتاتے ہیں اور
کہتے ہیں کہ ہم بڑے خاندانی ہیں اور ہمارے بڑے ایسے تھے اور ایسے مگر حقیقت میں وہ لوگ
کیڑے ہیں کہ گوہ کو کریدتے ہیں اپنی ناک سے اور رگڑے جہنم کے چنانچہ حدیث میں آیا ہے
عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لینتہین اقوام یفتخرون بآبائہم
الذین ماتوا انما ہم فحم جہنم او لیکونن اہون علی اللہ من الجعل الذی یدہدہ الخرء بانفہ ان اللہ قد
اذہب عنکم عبیۃ الجاہلیۃ وفخرہا بالآباء انما ہو مؤمن تقی و فاجر شقی الناس بنو آدم وآدم من
تراب رواہ الترمذی روایت کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا البتہ
باز رہیں لوگ جو فخر کرتے ہیں اپنے مرے باپ دادوں پر مقرر وے کوئلے جہنم کے ہیں البتہ ذلیل
زیادہ اللہ پر گوہ کے کیڑے سے جو کریدتا ہے گوہ کو اپنی ناک سے بیشک اللہ نے لے گیا تم سے تکبر
جاہلیت کا اور فخر کرنا باپ دادوں پر مقرر نشان ہے کہ مومن متقی اور فاجر اور بدبخت سب
لوگ آدم کے بیٹے ہیں اور آدم پیدا ہوئے مٹی سے معلوم ہوا کہ فخر کرنا باپ دادے پر نشانی
ہے جہنم کی اور فخر کرنے والا دینداروں کے نزدیک ذلیل ہے جیسا گوہ کا کیڑا مقام انصاف کا
ہے خدا انصاف کرو اور قرآن اور حدیث پر ایمان رکھتے ہو اصول اور فقہ کو مانتے ہو تو

لوگوں کے کپڑے جننی سے بننا یہی بیاہنا بھلا یا کسی حرفت والے دنیا ایسی تحقیق اس علم کی رو سے ہے کہ ساری نبیوں نے جو حرفت کو کیا اس واسطے کہ بہ سنت خلق کہ ان باتوں کو خدا نے پر کھولیں اور کسی سے انکی آنکھ نہ دبے اب جو دین میں خرابی پڑی تو اکثر حرفت کی چھوڑنی سی کر پڑی کیونکہ جب حرفت اور کسب کو لوگ معیوب سمجھنے لگے ہیں تب کوئی مکار بنا لوگوں کو علم دینی سکھا کر پیسہ کھانے لگا اور کوئی مال سمیٹنے کی نیت سے واعظ بنا اور کوئی قاضی اور مفتی فرنگی کا بنکر خلاف قرآن و حدیث کے آئین انگریزی پہ فتویٰ دینے لگا اور کسی نے سود اور رشوت کا دروازہ کھولا اور کسی نے چوری دغا بازی پہ کمر باندھی الغرض حرفت اور ہنر کو چھوڑ کر بہتیروں نے اپنے دین برباد کیا اور دنیا اختیار کر کے شاد ہوئے اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو ان باتوں سے بچا دے اور نبیوں کی چال چلاوے آمین یا رب العالمین سے خوشی اس کی یا رب سرگرم سخن

کر دنیا کی خاطر سے دین کو
رسولوں نے جو کچھ کہ حرفہ کیا
شرافت میں کچھ بھی نہ نقصان تھا

مناسب ہے کرنا شرافت کا کام
اسے یاد کر جو ہے رب خدا
ہے نام اس رسالہ کا کسب النبی

کر دنیا میں مشہور ہو نیک نام
اگر ساتھ حرفت کے ایمان ہے
موافق کتاب و سنت جلی

خاتمة الطبع

شکر خداوند دو جہان کا کہ اندنوں یہ رسالہ موسوم بہ رسالہ کسب الانبیا جس میں بموجب مسائل دینیہ اسلامی کے پیشہ اور اہل حرفہ کی تحقیر ناجایز ہے کیونکہ انبیا علیہم السلام نے خود حرفہ اختیار کیا ہے بطور سوال و جواب واسطے نفع عام مومنین کے بدلائل قرآنی و احادیث سرور دو جہانی مولوی ظہور الحق صاحب عظیم آبادی نے تصنیف فرمایا حسب الخواہش اہل مومنین بار سوم مطبع نامی منشی نولکشور میں بمقام لکھنؤ ماہ مارچ سنہ ۱۸۸۸ع

مطابق ماہ رجب سنہ ۱۳۰۵ ہجری حسن خط اور صحت سے چھپا